تصنیف لطیف:۔

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا علیہ الرحمہ

اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء۔[1]

علم دے دے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔ (ت)

عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا ۞ الا من ارتضی من رسول۔[2]

غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ (ت)

(۲۱) خود کو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے واسطہ سے سمعًا یا عینًا یا الہامًا بعض غیوب کا علم قطعی اللہ عزوجل نے دیا یا دیتا ہے یہ احتمال خالص اسلام ہے تو محققین فقہا اس قائل کو کافر کہیں گے کہ اگرچہ اس کی بات کے اکثر پہلوؤں میں بیشک کفر ہیں مگر ایک اسلام کا بھی ہے احتیاط و تحسین ظن کے سبب اس کا کلام اسی پہلو پر حمل کریں گے جب تک ثابت نہ ہو کہ اس نے کوئی پہلوئے کفر ہی مراد لیا نہ کہ ایک ملعون کلام تکذیب خدا یا تنقیص شانِ سید انبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء میں صاف صریح ناقابل تاویل و توجیہ کہ اور پھر بھی حکم کفر نہ ہو اب تو اُسے کفر نہ کہنا کفر کو اسلام ماننا ہوگا اور جو کفر کو اسلام مانے خود کافر ہے۔ ابھی شفا و بزازیہ و درر و غرر و بحر و نہر و فتاوٰی خیریہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا کتب معتمدہ سے سن چکے کہ جو شخص حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے کافر ہے اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، مگر یہودی منش لوگ فقہائے کرام پر افترائے سخیف اور اُن کے کلام میں تبدیل و تحریف کرتے ہیں،

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔[3]

اب جانا چاہتے ہیں ظالم کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ (ت)

شرح فقہ اکبر میں ہے:

قد ذکروا ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی

تحقیق مشائخ نے مسئلہ تکفیر کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ اگر اس میں ننانوے احتمال کفر کے ہوں اور ایک احتمال نفی کفر کا ہو تو اولٰی یہ ہے مفتی اور قاضی اس کو نفی کفر کے احتمال

---

[1] القرآن الکریم ۳/ ۱۷۹

[2] " " ۷۲/ ۲۵ و ۲۶

[3] " " ۲۶/ ۲۲۷